ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۹ مئی ۔ حکومت مصر نے جرمنی کے ایک اخباری نامہ نگار مقیم قاہرہ کو تین دن کے اندر اندر مصر سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

لکھنؤ ۹ مئی ۔ شیعہ سنی تنازعہ کی وجہ سے بیس یوم کے لئے کرفیو آرڈر کے نفاذ میں توسیع کر دی گئی ہے جو رات کے ۸ بجے سے صبح کے ۶ بجے تک صرف مسلمانوں پر ہی اثر انداز ہوگا۔

پٹنہ ۹ مئی ۔ حکومت بہار نے ایک اعلان کیا ہے۔ کہ گیا میں اب بالکل امن امان ہے۔ حفاظت کے خاطر خواہ انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ اب تک ۳۰۳ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ۱۰۸ ہندو اور ۱۵۵ مسلمان ہیں۔

روم ۹ مئی ۔ جرمنی کے فضائی وزیر جنرل اکو رنگ آج ایک موٹر شپ کے ذریعہ سپین روانہ ہو گئے ہیں۔ حفاظت کے لئے دو جرمن تباہ کن جہاز ساتھ ہیں ۔ اس سفر کی غرض و غایت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

رنگون ۹ مئی ۔ گذشتہ شب یہاں ہولناک طوفان باد آیا۔ جس کی رفتار ۶۰ میل فی سیکنڈ تھی۔ طوفان نصف شب تک جاری رہا۔ بجلی اور ٹیلیگراف کے تار کٹ گئے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ تمام ٹریفک بند ہو گیا۔ دریائے ایراودی میں کئی کشتیاں الٹ گئیں۔ لیکن نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

کلکتہ ۹ مئی ۔ کانگریس کی اندرونی کشمکش کے سلسلہ میں گاندھی جی اور مسٹر بوس کے مابین جو طویل خط و کتابت ہوئی تھی۔ وہ ۱۳ مئی کو شائع کر دی جائیگی۔

لنڈن ۹ مئی ۔ برلن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہٹلر جرمنی کے گرجاؤں کی تمام جائدادوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس نے اپنا ایک نمائندہ پوپ سے اجازت حاصل کرنے کے لئے روم بھیجا ہے۔ اگر تو اجازت حاصل ہو گئی ۔ تو بہتر۔ ورنہ زبردستی تمام جائدادیں نازی گورنمنٹ کے قبضہ میں دیدی جائیں گی۔

پٹنہ ۹ مئی ۔ آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی پارٹی نے مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۹ مئی ۔ آج یہاں درجہ حرارت ۱۰۹٫۶ تھا۔

لاہور ۹ مئی ۔ اہل شہر کو خالص غذا مہیا کرنے کے لئے ایڈمنسٹریٹر نے جو کوشش شروع کر رکھی ہے۔ اس کے سلسلہ میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص آئندہ دودھ اور مکھن باہر سے لا کر بغیر لائسنس شہر میں فروخت نہیں کر سکتا۔ لائسنس کی فیس مبلغ پانچ روپیہ رکھی گئی ہے۔

کراچی ۹ مئی ۔ آج ۱۶ مزید جنگی ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس سے قبل آٹھ یہاں اور بیس بمبئی میں آ چکے ہیں۔ یہ دفاعی انتظامات جنگ کے خطرہ کے پیش نظر کئے جا رہے ہیں۔

بمبئی ۹ مئی ۔ حکومت کی طرف سے امتناع مسکرات کی جو مہم شروع ہے اس کے سلسلہ میں آج ایک جلسہ میں ہوم منسٹر نے تقریر کرنی تھی۔ لیکن مے پرستوں نے جمع ہو کر ایسا اودھم مچایا کہ چار گھنٹہ تک کوئی کارروائی نہ ہو سکی ۔ سٹیج پر گندے انڈے اور ٹماٹر اور پرانے جوتے پھینکے گئے۔ لیکن آخر مظاہرین منتشر ہو گئے۔ اور جلسہ ہوا۔ پارسیوں نے ایک محضر نامہ حکومت کو بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ شراب فروخت کرنا اور خوب پینا ہی ہمارا پیدائشی حق ہے جسے ہم حاصل کر کے رہیں گے۔

بخارسٹ ۹ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ روس نے اپنے مغربی جانب واقع تمام ریاستوں کی حفاظت کا اسی طرح ذمہ لیا ہے۔ جس طرح برطانیہ نے رومانیہ اور یونان کو گارنٹی دی ہے۔

شملہ ۹ مئی ۔ ریلوے بورڈ کے سامنے یہ تجویز ہے کہ لاہور اور کراچی کے درمیان ہوادار گاڑیاں چلائی جائیں۔ لیکن یہ انتظام غالباً ۱۹۴۰ء سے شروع ہوگا۔

مردان ۹ مئی ۔ ولی عہد ریاست دیر کی جلاوطنی کے نتیجہ میں ریاست میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ والیٔ ریاست کا ایک بھائی بھی ناراض ہو کر خان آف خار کے علاقہ میں پناہ گزین ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ریاست پر حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

بمبئی ۹ مئی ۔ جرمنی سے نکالے ہوئے ۳۰۰ یہودی آج یہاں پہنچے۔ وہ شنگھائی جا رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کو ہندوستان میں اترنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ایک جوڑے کو صرف یہ اجازت دی گئی۔ کہ وہ یہاں ٹھہر کر شادی کر لیں۔ اور پھر چلے جائیں۔

شولاپور ۹ مئی ۔ نظام گورنمنٹ نے دو کتب "ریاست حیدر آباد کی مسلم نوازی" اور "نظام شاہی کا عجیب انصاف" کا داخلہ حدود ریاست میں ممنوع قرار دیدیا ہے۔

راجکوٹ ۹ مئی ۔ دربار ویرو والا نے پریس کے نام ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ریاست ہذا کے بعض دیہات کے کسانوں کو زمینوں سے بے دخل کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کا ریاست کی سیاسی شورش سے کوئی تعلق نہیں چونکہ یہ لوگ حسب معاہدہ اراضیات کی کاشت سے قاصر رہے ہیں۔ اس لئے زمیندار انہیں بے دخل کر رہے ہیں یہ افواہ غلط ہے کہ کسی کی زمین ضبط کی گئی ہے۔

بلگریڈ ۹ مئی ۔ یوگوسلاویہ کا شہزادہ اپنی ملکہ کے ساتھ شاہ اٹلی کی دعوت پر روم گیا ہے۔ جہاں وہ شاہ کا مہمان ہوگا۔

لنڈن ۹ مئی ۔ آج آسٹریلیا کی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ آسٹریلیا کو برطانیہ کی پالیسی کے ساتھ کامل اتفاق ہے اور وہ جنگ میں اس کی مدد کرے گا۔ اور کہ جاپان اگر ڈکٹیٹر ملک کے پیچھے جانے کے بجائے برطانوی امپائر کا ساتھ دے۔ تو اسے بہت آرام رہے گا۔

لنڈن ۹ مئی ۔ فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں آئے ہیں۔ تاکہ جبری بھرتی اور روس کے ساتھ گفت و شنید کے متعلق بالمشافہ تبادلہ خیالات ہو سکے

لنڈن (بذریعہ ڈاک) یہاں یہ افواہ بڑے زور سے پھیل رہی تھی کہ امریکہ کے پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ یہاں آ رہے ہیں۔ گو امریکن سفارت خانہ نے اس کی تردید کر دی ہے۔ لیکن سیاسی حلقوں میں اس خبر کو صحیح قرار دیا جا رہا ہے۔ ملک معظم برطانیہ سرکاری طور پر کینیڈا جا رہے ہیں۔ امریکہ میں اس کے پریذیڈنٹ کی دعوت پر پرائیویٹ حیثیت میں جائیں گے۔ اور پھر وہ سے انگلستان آنے کی دعوت بھی دیں گے۔

کلکتہ ۹ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ کل بنگال گورنمنٹ کی مشاورتی کمیٹی نے جو قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کرنے کی غرض سے بنائی گئی ہے۔ سترہ سیاسی قیدیوں کے ایک اور گروپ کو رہا کرنے کی سفارش کی ہے۔

کوئٹہ ۹ مئی ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاست خاران اور قلات (بلوچستان) میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ خاران کی نیابت ہائے گورجھک اور رخشان پر قلات افواج نے حملہ کر دیا ہے تمام راستے رک گئے ہیں۔ تمام اہم مقامات پر فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ گورجھک میں خاران کے صرف دس آدمی تھے۔ حملہ آوروں کی تعداد تین یا چار سو بتائی جاتی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خوشی کی تقاریب

اور

جماعتِ احمدیہ

حسب ذیل تقریر ادارہ "الفضل" کی طرف سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ کے موقعہ پر بذریعہ لاؤڈ سپیکر مجمع کو سنائی گئی:- (ایڈیٹر)

خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خوشی اور مسرت کی جن تقریبوں کے دیکھنے کا ہمیں شرف عطا کر رہا ہے ان میں سے ایک صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور سیدہ امتہ القیوم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عقد کی تقریب بھی ہے۔ بیاہ شادیوں کے مواقع پر سب لوگ ہی خوشی مناتے اور اظہار مسرت کرتے ہیں۔ مگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اس قسم کی تقریب بالکل نرالی شان رکھتی ہے۔ کیونکہ اس وقت صفحہ عالم پر لاکھوں ایسے انسان موجود ہیں جو یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس خاندان کو خدا تعالےٰ نے تمام دُنیا کے لئے مشعل ہدایت بنایا ہے۔ اس سے نکلنے والی نورانی کرنیں اکنافِ عالم کو روشن کر رہی اور کرتی رہیں گی۔ اسے تمام جہان کے لئے ملجا و ماوٰی قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے جس قدر ترقی اور وسعت حاصل ہوگی۔ اسی قدر زیادہ دنیا روحانی فیوض اور برکات حاصل کر سکے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں کہ

"خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴)

پھر فرماتے ہیں:-

"خدائے کریم جلشانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا۔ کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا"

ایسے مبارک اور دُنیا کے لئے باعث رحمت خاندان میں شادی کی تقریب ہر مومن کے لئے جس قدر مسرت کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا ممکن نہیں اور اس سے دُنیا دار لوگوں کی خوشیوں کو کچھ نسبت ہی نہیں۔ کیونکہ اس خوشی کی بنیاد ان امور پر ہے۔ کہ:-

۱۔ آج سے کئی سال قبل خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نسل کے متعلق جو بشارات دی تھیں وہ پوری ہو کر ایک طرف زندہ خدا کا پتہ دے رہی ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ظاہر کر رہی ہیں۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت اور نسل جس قدر بڑھے گی۔ اسی قدر زیادہ دُنیا خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمت کی مورد بن سکیگی۔ اور گمراہی اور ضلالت سے نکل سکے گی۔

غرض خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شادی کی ہر تقریب ہر احمدی کے لئے نہ صرف ذاتی لحاظ سے باعثِ فرحت و انبساط ہوتی ہے بلکہ دُنیا کے لئے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لحاظ سے بھی شادمانی پیدا کرتی ہے اور پھر جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ وجود جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ انہیں دوسروں پر ہر لحاظ سے فوقیت ہے اور ان میں غیر معمولی جوہر پائے جاتے ہیں تو آئندہ کے متعلق خدا تعالےٰ کی بشارات کے پورے ہونے کا یقین اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچوں کے عادات و اخلاق۔ ان کی رفتار اور گفتار۔ ان کے جذبات و احساسات۔ ان کے خیالات۔ اور افکار۔ غرض کہ ان کی ہر بات میں ایسا رنگ پایا جاتا ہے۔ جو انہیں دوسروں سے بالکل ممتاز اور نمایاں کر رہا ہے۔ اور جسے دیکھ کر خدا تعالےٰ کے حضور سجدات شکر بجا لانے کو جی چاہتا ہے۔

میرے پاس تفصیلات میں جانے کے لئے وقت نہیں۔ ورنہ میں بتاتا۔ کہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے نہایت اعلےٰ اخلاق و عادات۔ اور نہایت پاکیزہ کیرکٹر نے ان انگریزوں پر کیا اثر ڈالا جن میں قیام لنڈن کے

دوران میں ان سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اور جو نو مسلم ہونے کے لحاظ سے نہایت گہری نظر سے ان کی حرکت اور سکون کو دیکھتے تھے۔ اسی طرح آپ میں خدا کے فضل سے وُہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جن کی آپ سے بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت ہونے کے توقع کی جا سکتی ہے۔ مگر اس وقت میں صرف ایک بات پیش کرتا ہوں ؛

صاحبزادہ صاحب موصوف کی اس وقت عمر ہی کیا ہے وہی جو ہمارے ملک میں کھیلنے کودنے اور بے فکری سے رہنے کی ہوتی ہے۔ جس میں دور اندیشی پاس تک نہیں پھٹکتی جب کھانے پینے اور پہننے کے سوا کسی بات کا فکر نہیں ہوتا۔ جب دن رات خود فراموشی میں گزرتی ہے۔ اس وقت اپنی موت کا خیال آنا تو الگ رہا موت کا لفظ مونہہ سے نکالنا بھی ناگوار خیال کیا جاتا ہے۔ مگر اس عمر میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے وصیت کے طور پر اپنے قلم سے یہ اقرار نامہ لکھا کہ اپنی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور اس کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہونگا اس کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس میں سے اتنا حصہ خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے صرف کیا جائے اسی قسم کا اقرار نامہ سیدہ امۃ القیوم صاحبہ لکھ کر دے چکی ہیں۔ اس طرح ثابت کر چکی ہیں کہ ذریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک سب سے مقدم دین ہے۔ اور اسی کے لئے ان کا ہر فعل ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو انہیں دنیا کے لئے باعث رحمت اور برکت ثابت کر رہی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے ہر احمدی اپنے قلب میں خوشی اور مسرت کے بے پایاں جذبات پاتا ہے دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس مبارک جوڑے کو اپنے فضلوں کے سائے کے نیچے رکھے آمین

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ درد شکم ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ اس خوشی میں آج مقامی مدارس میں تعطیل کی گئی۔ ہم اس ولادت پر جناب مرزا صاحب موصوف اور انکے خاندان کی خدمت میں نیز حضرت سید محمد اسحٰق صاحب اور ان کے خاندان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اس سال نصرت گرلز سکول سے ۱۹ لڑکیاں مڈل ڈیپارٹمنٹ کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۷ پاس ہوئیں اور ۲ کمپارٹمنٹ میں آئیں۔ ۱۰ لڑکیاں پرائیویٹ طور پر شریک امتحان ہوئی تھیں۔ جو سب کامیاب ہو گئیں ؛

دعوت عامہ

جماعت احمدیہ لاگوجراں ضلع جہلم کی جدوجہد

ہر ماہ یہ جماعت یوم التبلیغ مناتی ہے۔ ہر احمدی تبلیغ کرتا ہے۔ اتوار گزشتہ کو ۲۵ اصحاب کو تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر بھی تقسیم کئے گئے۔ جماعت نے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ گیارہ نئے مبایعین اس سال میں داخل سلسلہ کئے جائیں گے۔ عبد القیوم صاحب سیکرٹری تبلیغ آئندہ سے مقامی تبلیغ کی مفصل رپورٹ باقاعدہ بھیجنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

بٹالہ میں احرار کی شرمناک شرارت

اور حکّام کے تساہل کیخلاف جلسہ

اگر حکام نے کوئی انسداد نہ کیا تو آل انڈیا نیشنل لیگ ضروری قدم اٹھائیگی

قادیان ۱۰ مئی۔ آج بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نائب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کا غیر معمولی جلسہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا جس میں بٹالہ کے احرار کی اس شرارت کے خلاف پُر زور صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ جو انہوں نے حال میں ایک احمدی کی خورد سالہ بچی کی لاش کو اپنے خاندانی قبرستان میں دفن کرنے سے روکنے کی شکل میں کی۔ اور ان حکام کی فرض ناشناسی اور بزدلی کے خلاف اظہار رنج و غم کیا گیا۔ جو احرار کے شور و شر سے ڈر کر احمدیوں کو ان کا مسلمہ حق دلانے سے قاصر رہے۔

اس بارے میں اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کرتے ہوئے جناب صدر جلسہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔ اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے پر زور تقریریں کیں۔ اور آل انڈیا نیشنل لیگ کے ممبران کو آگاہ کیا۔ کہ وہ ہر وقت تیار رہیں۔ تاکہ اگر متعلقہ حکام نے احمدیوں کے خلاف بٹالہ کے احرار کے امن شکن فتنہ و شرارت کا انسداد نہ کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کی توہین اور ہتک کا سلسلہ برابر جاری رہنے دیا تو ہم خود ایسا قدم اٹھائیں گے جو قانون کے اندر ہوگا مگر متعلقہ حکام کی آنکھیں کھول دینے والا ہوگا۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی تحریک کی کہ جو نوجوان ابھی تک نیشنل لیگ کے ممبر نہیں وہ فوراً ممبر بن جائیں۔ تاکہ اگر ضرورت پیش آئے تو وہ بھی اس مہم میں شریک ہو کر ثواب حاصل کر سکیں۔

تقریروں کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے حسب ذیل قراردادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) آل انڈیا نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام بٹالہ کے احرار کے اس امن شکن فعل کو گورنمنٹ پنجاب کے علم میں لانا چاہتا ہے۔ اور اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کہ انہوں نے ۲۹ اپریل کو ایک احمدی کی خورد سالہ بچی کی لاش کی سخت بےحرمتی کی اور اس احمدی کو اس کے خاندانی قبرستان میں اپنی لڑکی کی لاش دفن نہ کرنے دی۔

(۲) یہ اجلاس عام متعلقہ حکام کے اس بزدلانہ فعل کے خلاف سخت رنج کا اظہار کرتا ہے۔ کہ وہ احرار کی مفسدہ پردازوں سے مرعوب ہو گئے۔ اور ان کی شرارت کے خلاف کوئی نوٹس نہ لے سکے۔

(۳) ہم حکومت پنجاب سے درخواست کرتے ہیں کہ احرار بٹالہ کے سرغنہ، حاجی عبد الرحمٰن۔ شوق محمد۔ نور محمد۔ عمر الدین کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کرے، ورنہ احرار کے اس ظلم و ستم کو روکنے کے لئے جو اب حد سے بڑھ گیا ہے آل انڈیا نیشنل لیگ کو قانون کے اندر رہتے ہوئے اہم قدم اٹھانا پڑے گا ؛

قراردادوں کے بعد جلسہ دُعا پر گیارہ بجے شب ختم ہوا ؛

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

اور
افرادِ جماعت کی تعلیم و تربیت

۲

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جس جماعت کی بنیاد رکھی ہے۔ وہ اس کے فضل سے اکنافِ عالم میں پھیل رہی ہے۔ مگر اس جماعت کا تبلیغی مرکز ہمیشہ قادیان رہے گا۔ کیونکہ یہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ قیامت تک دنیائے احمدیت کی نگاہیں قادیان کی طرف اٹھتی رہیں گی۔ اور احمدی افراد اس مقدس مقام پر حاضر ہو کر سماوی برکات سے مستفید ہوتے رہیں گے

اسلام کے دورِ اول میں ابتداءً مدینہ منورہ ایک معمولی شہر سمجھا جاتا تھا لیکن جوں جوں اسلام کا انتشار ہوتا گیا۔ اور اس شجرۂ طیبہ کی شاخیں چاروں طرف پھیلتی گئیں۔ وہ مقدس شہر مرجع خلائق بنتا گیا۔ اور اس کی تقدیس کے ترانے چار دانگ عالم میں گائے جانے لگے۔ اسی طرح قادیان ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ آج وہ ایک قصبہ ہے۔ مگر آئندہ آنے والے دنوں میں اسے جو عظمت اور بزرگی حاصل ہوگی۔ وہ آج عام انسانوں کے لئے ایک تصور محض ہے۔ مگر آسمانی نوشتے اسی طرح پورے ہوا کرتے ہیں۔

آج بھی احمدیت دنیا کے بڑے بڑے ممالک تک پہنچ چکی ہے اور مختلف مقامات پر اس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ان سب کو نظامِ جماعت کے بارے میں مشورہ کے لئے بلایا جاتا۔ اور جماعت کی بہبود کے متعلق سب جماعت کی آراء کو سنا جاتا۔ نیز وہ لوگ اس روحانی مرکز میں آکر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے۔ اور اس آسمانی مائدہ سے غذا حاصل کرتے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ کہ یہ تو مشکل تھا۔ کہ جملہ مومن مرکز سلسلہ میں جمع ہو جائیں۔ اور براہ راست خدا کے نبی یا اس کے خلیفہ کی باتیں سنیں لیکن ایسا تو بآسانی ہو سکتا ہے کہ مومنوں کی ہر جماعت میں سے کچھ لوگ بطور نمائندگان مرکز سلسلہ میں آئیں۔ اور دین کے بارے میں پوری واقفیت حاصل کریں۔ اور واپس جا کر اپنی قوم کو راہ راست پر لائیں۔ اور خدا کے عذاب سے انہیں ڈرائیں تا وہ چوکس رہیں۔

یہ آیت کریمہ بوضاحت بیان کر رہی ہے۔ کہ جن حالات میں سب افرادِ سلسلہ مرکز میں حاضر نہ ہو سکیں ان میں سے بعض کا وہاں آنا۔ اور دین کے مسائل اور جماعتی امور سے پوری آگاہی حاصل کرنا ضروری ہے اور ان لوگوں کا فرض ہوگا۔ کہ واپس جا کر اپنی اپنی قوم کو حقائق سے آگاہ کریں۔ اور خدا کے عذاب سے بچنے کے طریق بتلائیں۔ میرے نزدیک اس آیت میں خصوصیت سے ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو جماعتی امور کے سیکھنے اور ان کے متعلق تفقہ حاصل کرنے کے لئے مرکز روحانیت میں جمع ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اتباع کو خاص طور پر نصیحت فرمائی ہے۔ کہ وہ گاہے گاہے قادیان آتے رہیں۔ تا یہاں کی برکات سے متمتع ہوتے رہیں۔ اور اکثر احمدی احباب انفرادی حیثیت میں اس پر عمل پیرا تھے اور ہیں۔ لیکن باقاعدہ طور پر نمائندوں کے حاضر ہونے کا طریق موجودہ مجلس مشاورت کے اجراء سے ہی شروع ہوا ہے۔ جو خلافت ثانیہ کی عظیم الشان برکت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں ارکان صدر انجمن احمدیہ کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ "ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلۂ احمدیہ بجا لائیں"۔

ظاہر ہے۔ کہ سلسلۂ احمدیہ ساری جماعت کا نام ہے۔ اور ساری جماعت کی ہدایت کے مطابق خدمات سلسلہ کو بجا لانے کے لئے مشورہ بھی ضروری ہے۔ اور مشورہ لینے والا وجود بھی لازمی ہے۔ یعنی ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ جو بموجب ارشاد ربانی وشاورھم فی الامر جماعت کے نمائندوں سے مشورہ لے۔ اور فاذا عزمت فتوکل علی اللہ کے مطابق فیصلہ کو نافذ کرے۔ اور صدر انجمن احمدیہ اس فیصلہ کی تعمیل کرے۔ اور اس کے جملہ کارکن اس ہدایت کے مطابق خدمات بجا لائیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کی بنیاد رکھ کر احباب جماعت کے لئے قرآنی آیت کی تعمیل کی صورت پیدا فرمائی۔ نیز نظام جماعت کو محکم ترین طریق پر مکمل فرمایا۔ اب مختلف جماعتوں سے ان کے نمائندے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبر اور ناظر صاحبان اپنے اپنے مفوضہ کام کے بارے میں اہم امور اس مجلس میں پیش کرتے ہیں۔ ان پر مشورہ ہوتا ہے۔ تمام نمائندگان آزادی سے رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور روحانی معلم کے سامنے ان کی قابلیت اور لیاقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور باہمی تعارف ہوتا ہے دین کی حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے شریعت کے قواعد کے مطابق سب فیصلے ہوتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے نمائندے اس موقعہ پر دینی واقفیت میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ بیسیوں مسائل ان پر منکشف ہوتے ہیں اور نظام جماعت کے متعلق وہ علیٰ وجہ البصیرت رائے دیتے ہیں۔ خدا کا خلیفہ ان کی آراء۔ اور ان کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ فرماتا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے لئے وہ فیصلہ سلسلۂ احمدیہ کی ہدایت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق کام کیا جاتا ہے۔

مجلس مشاورت کا یہ اسلامی نظام سالہا سال سے جاری ہے۔ اور ہر سال جماعت احمدیہ کے نمائندے اس اہم فرض کو ادا کرتے ہیں۔ گزشتہ سال کے کام پر تبصرہ اور آئندہ کے لئے پروگرام۔ اور اہم امور کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ پس مجلس مشاورت افرادِ جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ جو اصحاب اس موقعہ پر تشریف لاتے ہیں۔ وہ نہ صرف قادیان میں آکر شعائر اللہ کی زیارت کرتے اور ان اصحاب سے ملتے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے نبی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور اس کے زندگی بخش کلام کو اپنے کانوں سے سنا۔ بلکہ وہ حضرت امیر المومنین کی زیارت اور آپ کے روح پرور کلمات سے بھی مستفیض ہوتے اور ایک نئی امنگ نیا جوش اور ترقی کے نئے عزائم لے کر مرکز سلسلہ سے واپس جاتے ہیں۔ اس سال کی مشاورت کے تاثرات کو آئندہ قسط میں پیش کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار ابو العطاء جالندھری

لاہور میں احمدی مبلغین کی تقریریں

جماعت احمدیہ لاہور کا ماہواری اجلاس ۳۰ اپریل کو مسجد احمدیہ لاہور میں زیر صدارت شیخ عبدالحمید صاحب منعقد ہوا۔ چودھری احمد جان صاحب نے مجلس مشاورت کی روئداد اور فیصلہ جات سنا کر عمل کرنے اور فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا۔ مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ فلسطین نے "اہمیت تبلیغ" پر تقریر کی۔ اور احباب جماعت کو دوران سال میں نئے احمدی بنانے کے وعدہ کے ایفاء کی توجہ دلائی۔

پھر مولانا راجیکی صاحب نے سورۃ والعصر کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سکون اور حرکت کا قانون دنیا میں جاری ہے۔ اور انبیاء کی جماعتیں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ کبھی وہ تبلیغ میں منہمک ہوتی ہیں۔ اور دوسروں کو بیدار کرتی ہیں کبھی اشرار کے ذریعہ سے ان کے سکون میں حرکت پیدا کی جاتی ہے۔ اور ان کو بیدار کیا جاتا ہے۔ خطبہ الہامیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جہاد ۴۰ سال تک ہوگا۔ اس کے بعد ملائکہ کا نزول ہوگا۔ اور نصرت و تائید ہوگی۔ اور تمام پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ اب دنیا میں انقلاب عظیم جنگوں کے ذریعہ ہوگا۔ ہلاکت کے بعد رشد والوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور یسئلونک عن الجبال قل ینسفھا ربی نسفا کا نظارہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوا اور قیصر و کسریٰ کی مخالفت کے پہاڑ اڑا دیئے گئے۔ ایسا ہی ہمارے زمانہ میں اس کا اعادہ ہوگا۔ گو ہم کمزور ہیں لیکن قادر مطلق ہستی ہماری پشت پناہ ہے۔ اور تمام وعدوں کا ایفا اسی کے فضل و کرم سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بعض نصرتیں انسان کی کوشش کے ساتھ وابستہ ہیں جیسے انسان کنواں کھودے۔ اور پانی حاصل کرے۔ لیکن آسمانی پانی صفت رحمانیت کے ماتحت ملا کرتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی کوششوں کو اس حد تک پہونچا دیں۔ جو آسمانی برکات کو جذب کرنے کا موجب ہوں۔ جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی بنیاد کو قائم کیا۔ اور ربنا تقبل منا کے نتیجہ میں آسمانی انوار نے قبولیت دعا کا خود نشان دکھایا۔ اور عظیم الشان برکات کا نزول فرمایا۔ اور اسے قیامت تک مرجع خلائق بنایا۔

باطنی اور روحانی تکمیل جس کی از حد ضرورت ہے۔ صرف قانون شریعت کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے تلاوت آیات۔ تزکیہ نفس۔ تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت پر عمل کی ضرورت ہے۔ اور جہاں صفات الٰہی الملک القدوس۔ العزیز اور الحکیم کے مظہر بننے کی ضرورت ہے۔ وہاں صفات رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم اور مالک یوم الدین کا مظہر بننا ضروری ہے۔

جسمانی نشو و نما کی تکمیل قانون قدرت کے ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ اور جب یہ دونوں تکمیلیں مل جاتی ہیں تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اور عرش الٰہی کو اٹھانے والے آٹھ ملائکہ سے اوپر ایسے مکمل انسان کا مقام ہوتا ہے۔ اور ان صفات کا مظہر جو انسان بن جائے۔ وہ دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کر دیتا ہے اور اس کے بالمقابل روکاوٹوں کے تمام پہاڑ اڑ جاتے ہیں۔

یہ زمانہ تبلیغ کا آسان زمانہ ہے۔ وائرلیس۔ لاؤڈ سپیکر غرضیکہ مختلف ایجادات خدمت احمدیت کے لئے ہیں۔ اور یہ برکت کا زمانہ ہے۔ اور مسیح پاک کی شان انی معک مع اھلک واحبک کو ظاہر کرنے والا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم دل و جان سے حضور کے محب بننے کی سعی کریں۔ تا خدا تعالیٰ کی معیت ہمارے ساتھ ہو۔

جس طرح دنیا میں (۱) جمادات (۲) نباتات (۳) حیوانات (۴) انسان ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر مجلس میں شامل ہونے والوں کے احساسات کا حال ان مختلف حیثیتوں سے مشابہ ہوتا ہے۔ فائدہ وہی حاصل کرتے ہیں۔ جو انسانی احساسات کو اپنے اندر پیدا کرتے ہیں۔ پس کوشش کرو۔ اور دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر وہ صحیح احساس پیدا کرے۔ جس کے ماتحت ہمیں ہر وقت اللہ ہی مدنظر ہو۔ اور یہ احساس ہمارے ہر خیال پر غالب آ جائے۔ اور قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کا مجسمہ بنکر دنیا کو اللہ کے نور سے منور کرنے والے ہوں۔ آمین

خاکسار عبدالکریم مرکزی سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ

میلاد النبی کے جلسہ میں سیرۃ النبی پر لیکچر

اب کے اکثر مقامات میں میلاد النبی کے جلسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور کئی جگہ احمدی بھی ان جلسوں میں شریک ہوئے۔ اور تقریریں کی ہیں۔ ایسے جلسوں میں سے ایک کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

۳ مئی کو پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بدوملی نے خاکسار کو اطلاع دی۔ کہ بدوملی میں میلاد النبی کے موقعہ پر ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں ہوں گی۔ ہمیں بھی تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ لہذا آپ فوراً چلے آئیں۔ چنانچہ خاکسار بذریعہ سائیکل وہاں پہونچا۔ ۸ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ غیر احمدی اور غیر مبائع لیکچراروں نے تقریریں کیں۔ اور آخر میں خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ جلسہ میں حاضرین کی تعداد بہت کافی تھی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں پہلے سیرت النبی کے بیان کی ضرورت اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ اور پھر "امن عالم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ حضور نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایسی بہترین تعلیم فرمائی ہے۔ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو دنیا سے تمام فسادات دور ہو جائیں۔ خدا کے فضل اور اس کی تائید سے یہ لیکچر بہت مقبول ہوا۔ اور پبلک نے اسے بہت پسند کیا۔ جلسہ کے اختتام پر بعض لوگوں نے کہا علمی مضامین پر لیکچر دینا صرف احمدیوں کا کام ہے۔ خدا کے فضل سے پبلک نے اس لیکچر کو پسند کیا۔ اور تمام تقریروں

اہم ملکی حالات اور واقعات

بنگال مسلم لیگ کانفرنس میں مسلمان لیڈروں کی تقریریں

۵-۶ مئی کو کانکی نارا (بنگال) میں مسلم لیگ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں بنگال کے تمام مقتدر مسلم رہنما شریک ہوئے دو میل لمبا جلوس نکالا گیا۔ بنگال گورنمنٹ کے ہوم منسٹر سر ناظم الدین نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مسلمان جنگ نہیں چاہتے۔ بلکہ دوسری قوموں کے ساتھ صلح چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ اپنے جائز حقوق بھی چھوڑ دیں گے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ صرف طاقت ہی حقوق کے تحفظ کی ضامن ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگرسی قومیت ایک کھوکھلا سکہ ہے۔ جو کیونزم اور کمیونلزم کی دھاتوں سے مرکب ہے۔ کانگرس نہایت سرعت کے ساتھ استبداد پسند جماعت بنتی جا رہی ہے۔ اسلام دنیا میں اتحاد اور مساوات کا علم بردار ہے۔ اور اس کی عظمت اور سربلندی کا راز اسی میں ہے۔ امیر و غریب۔ سیاہ و سفید۔ اور گورے کالے سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلم لیگ میں شیعہ۔ سنی یا سید و پٹھان کی کوئی تمیز نہیں۔ ہر کلمہ گو اس کا رکن اور قائد بن سکتا ہے۔ ان کے بعد حسین شہید سہروردی لیبر منسٹر نے تقریر کی۔ جس میں کہا کہ کانگرس مسلم لیگ سے اتحاد کے لئے تو تیار نہیں۔ لیکن شیعوں۔ سنیوں۔ ارائیوں اور شیخوں کے ساتھ روابط پیدا کرنے کے لئے بیقرار ہے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ وہ اتحاد نہیں۔ بلکہ مسلم لیگ کی طاقت کو کمزور کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں پر شدید مظالم ہو رہے ہیں۔ اور ان میں رہنے والے مسلمان تمام قوم کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ وہ سب مظالم نہایت صبر کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ مگر اب تک کانگرسی راج کی غلامی گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

ریاست راجکوٹ میں پریس ایکٹ کا نفاذ

راجکوٹ سے ۹ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں ٹھاکر صاحب نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے اخبارات مجسٹریٹ کی تحریری اجازت سے شائع ہو سکیں گے۔ اور مجسٹریٹ مختار ہوگا۔ کہ جب چاہے اجازت نامہ منسوخ کر دے۔ اخبار یا پریس جاری کرنے کے لئے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت حکم ملنے پر داخل کرنی ضروری ہوگی۔ جس کی ضبطی کی صورت میں نئی ضمانت تین ہزار تک طلب کی جا سکتی ہے۔ اور اجازت کے بغیر پریس یا اخبار جاری کرنے کی صورت میں حکومت اسے ضبط کر سکتی ہے۔ جو اخبار یا پریس ریاست کے نظم و نسق کے متعلق عوام الناس میں منافرت اور بد دلی پھیلائیں گے۔ لوگوں کو واجبات کی عدم ادائیگی کی تحریک کریں گے۔ سرکاری ملازمین کو مستعفی ہونے یا فرائض ادا نہ کرنے کی تحریک کریں گے۔ امن و آرڈر کے قیام کی راہ میں مشکلات پیدا کریں گے۔ یا لوگوں کو تشدد پر اکسائیں گے۔ ان سے ضمانت طلب کی جائے گی۔

یہ بھی خبر ہے۔ کہ دربار ویرو والا نے گاندھی جی کو تار دیا ہے۔ کہ میں نے مسلمان اور بھیتوں سے مشورہ کر لیا ہے۔ چنانچہ چیف جسٹس سے فیصلہ کرانے والی بات معین ہو گئی ہے۔ آپ نے اپنے یہاں قیام کے ایام میں ان دونوں اقلیتوں کو یقین دلایا تھا۔ کہ ریفارم کمیٹی میں ان کا ایک ایک نمائندہ لیا جائے گا۔ لیکن اب آپ اس وعدہ کو مشروط بتاتے ہیں۔ چیف جسٹس سے یہ فیصلہ کرایا جائے گا۔ کہ آپ نے ان کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا۔ وہ مشروط تھا یا غیر مشروط۔

کانگرس کی اندرونی خانہ جنگی اور وائسرائے ہند

ڈاکٹر پٹابھائی سیتارامیہ نے جو مسٹر بوس کے مقابلہ میں کانگرس کی صدارت کے سلسلہ میں ناکام رہے تھے۔ ۹ مئی کو مدراس میں ایک پریس کے نمائندے سے بیان کیا۔ کہ کانگرس کی اندرونی کشمکش اور الجھن میں وائسرائے ہند کو بھی خاص دلچسپی تھی۔ تریپوری کے اجلاس کے معاً بعد ۱۵ مارچ کو آپ کا گاندھی جی سے ملاقات کرنا بتاتا ہے۔ کہ وہ منتظر تھے۔ کہ کانگرس کس کی لیڈرشپ کو تسلیم کرتی ہے۔ اگر گاندھی جی کے کسی مدمقابل کی لیڈری تسلیم کر لی جاتی۔ تو وہ اس سے ملتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ اور وہ محض گاندھی جی کی ملاقات کے متمنی ہوتے۔ تو وہ کانگرس کے اجلاس سے قبل بھی اس ملاقات کا انتظام کر سکتے تھے۔ دراصل وہ ہندوستان کے واحد لیڈر سے ملنا چاہتے تھے۔ اور اب یہ دو مرتبہ طے ہو چکا ہے۔ کہ ہندوستان کی واحد نمائندگی کا حق صرف گاندھی جی کو ہے۔ اور وہی ملک کی آواز ہیں۔ بے شک ڈیلیگیٹوں نے مسٹر بوس کے حق میں فیصلہ کر دیا تھا۔ لیکن جب اس کی اپیل تریپوری کے اجلاس میں کی گئی۔ تو یہ فیصلہ قائم نہ رہ سکا۔ پھر اسے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کلکتہ میں پیش کیا گیا۔ اور وہاں بھی تریپوری کے فیصلہ کی تصدیق ہو گئی۔ اور راجندر بابو کا صدر منتخب ہو جانا بھی دراصل گاندھی جی کی فتح ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں سے امتیازی سلوک کا سوال

شملہ سے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے سیاسی حلقوں میں جنوبی افریقہ کے ایشیاٹک بل کو نہایت ہی ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ کی طرح اس نہایت ہی نامنصفانہ قانون کے خلاف پبلک طور پر پروٹسٹ کر کے وہاں کے ہندوستانیوں کے مفاد کو تقویت پہنچائیں گے۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی خیال ہے۔ کہ فی الحال چونکہ یہ قانون عارضی طور پر نافذ کیا جا رہا ہے۔ اور ہو سکتا ہے اسے مستقل صورت نہ دی جائے۔ اس لئے شاید وائسرائے کی طرف سے پبلک پروٹسٹ موزوں نہ ہو۔ حکومت ہند کی ایک تجویز یہ بھی تھی۔ کہ وہاں ایک گول میز کانفرنس کا انعقاد کر کے ہندوستانیوں کی حیثیت اور ان کے حقوق کے سوال کا تصفیہ کر لیا جائے۔ لیکن موجودہ فضا ایسی کسی کانفرنس کے لئے سازگار نظر نہیں آتی۔ ٹرانسوال میں تین ہزار ہندوستانیوں نے اس قانون کے خلاف ستیہ آگرہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور حکومت ہند کو خیال ہے کہ ایسا نہ ہو۔ یہ تحریک نازک صورت اختیار کر کے وائسرائے کی طرف سے پبلک پروٹسٹ کو ضروری قرار دیدے۔ اگر ایسی نوبت آئی۔ تو اس کا طریق یہی ہوگا۔ کہ وہاں سے برطانوی سفیر کو واپس بلا لیا جائے گا۔ لیکن یہ پروٹسٹ کا یہ انتہائی قدم ہے۔ اور اس وقت اسے نہیں اٹھایا جائے گا۔ جب تک کہ ہندوستانیوں کی شکایات کو دور کرنے کے تمام ذرائع ختم نہیں ہو جاتے۔

صرف مسلمانوں کیلئے کرفیو آرڈر

لکھنؤ کے شیعہ سنیوں کا جھگڑا زوروں پر ہے۔ فریقین کے جتھے گرفتاریوں کے لئے پیش ہو رہے ہیں۔ اور بااثر افراد ثالثیت اختیار کر رہے ہیں۔ کرفیو آرڈر رات کے آٹھ بجے سے لے کر صبح کے چھ بجے تک صرف مسلمانوں کے لئے جاری ہے۔

مغربی سیاسیات میں آثار چڑھاؤ

برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کی تقریر

۸ مئی کو دار العوام میں مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ کہ معاہدہ کے سلسلہ میں روس نے جو باتیں پیش کی تھیں۔ ان کے متعلق حکومت برطانیہ کا جواب برطانوی سفیر مقیم ماسکو کو بھیج دیا گیا ہے۔ روس نے اس وقت جو سوالات اٹھائے ہیں۔ ان کا موجودہ نازک حالات کے پیش نظر پبلک طور پر اظہار مناسب نہیں۔ لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ برطانیہ روس کا تعاون ضرور حاصل کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ کہ روس کے وزیر خارجہ کے مستعفی ہونے سے اس گفت و شنید میں کوئی تبدیلی تو پیدا نہیں ہوئی۔ آج ڈیفنس کے متعلق بھی بہت سے سوالات کئے گئے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ پولینڈ کے وزیر خارجہ نے جو تقریر کی ہے۔ وہ اس کی حکومت کی مضبوط پالیسی کا اظہار کرنے کے علاوہ مصالحانہ بھی ہے۔ اور ہم نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ میری گورنمنٹ کی طرف سے کئی بار اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے۔ کہ وہ پر امن ذرائع اور دوستانہ گفت و شنید سے ہی بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کے حق میں ہے۔ اور ہم ہر ایک کو نیک مشورہ دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ کسی نوٹس اور اطلاع کے بغیر ہٹلر کی طرف سے بحری معاہدہ کی تنسیخ بالکل غیر مناسب حرکت ہے۔ اور اس سے پیدا شدہ صورت حالات کے تمام پہلوؤں پر پوری طرح غور کر لیا گیا ہے۔ اور جرمن گورنمنٹ کو اس کے متعلق ایک مناسب مراسلہ عنقریب بھیج دیا جائے گا۔

اس کے بعد جبری بھرتی کا بل دوسری خواندگی کے لئے ہاؤس کے پیش ہوا۔ اور اس پر عام بحث شروع ہوئی۔ مسٹر ڈیوڈ بین نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جبری بھرتی سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ اور دوسرے ممالک کو بلاوجہ برطانیہ سے شکایات کا موقعہ پیدا ہوگا۔ اس لئے اس بل کے بجائے گورنمنٹ کو والنٹیئر سسٹم کے ذریعہ اپنے مقصد کو حاصل کرنا چاہیئے۔ لیکن حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ موجودہ حالات کا مقابلہ والنٹیئر سسٹم سے ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ ملک کی حفاظت کے لئے اس وقت جتنے آدمی درکار ہیں۔ وہ جبری بھرتی کے بغیر میسر نہیں آ سکتے۔ بل کی دوسری خواندگی بھی پاس ہو گئی۔

ڈیوک آف ونڈسر کی تقریر

سابق ملک معظم اور حال ڈیوک آف ونڈسر نے حال میں ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے۔ جس میں کہا۔ کہ دنیا میں اس وقت جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ وہ حد درجہ تشویش انگیز ہیں۔ اور خطرہ ہے۔ کہ وہی نتیجہ ان سے پیدا نہ ہو۔ جو آج سے قریباً ۲۵ سال قبل پیدا ہوا تھا۔ اور اسی خطرہ کے احساس نے مجھے اپنی مہر خاموشی کو توڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں گذشتہ جنگ عظیم کے ایک سپاہی کی حیثیت سے یہ دلی خواہش رکھتا ہوں کہ دنیا پھر دوبارہ اس جہنم میں نہ پڑے اور اس تباہ کن دیوانگی سے بچ جائے امن کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ اس لئے اسے اس نقطہ نگاہ سے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ جنگ میں جس قوم کو بھی فتح حاصل ہوگی۔ بدی کے ساتھ ہوگی۔ اور اس کا نتیجہ انارکی اور طوائف الملوکی ہوگا۔ جس سے تمام دنیا ایک مصیبت میں مبتلا ہو جائے گی۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ دنیا سے جنگ کے خطرہ کو دور رکھنے کا ایک مفید طریق یہ بھی ہے۔ کہ مختلف اقوام کی طرف سے ایک دوسرے کے خلاف جو زہر آلود پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اسے فوراً بند کر دیا جائے۔

ترکی کو اٹلی کی دھمکی اور اس کا جواب

روم سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت اٹلی نے ترکی۔ یونان اور رومانیہ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ ڈکٹیٹروں کے خلاف کسی اتحاد میں شریک ہوں۔ اور نہ اپنی بندرگاہوں سے دوسروں کو فائدہ اٹھانے دیں۔ ورنہ حکومت اٹلی البانیہ میں اپنا جدید فوجی مرکز قائم کرے گی۔ جو ان کے لئے بہت پریشان کن ثابت ہوگا۔ اس پر ترکی اخبارات میں بہت لے دے ہو رہی ہے۔ اور وہ لکھتے ہیں۔ کہ ترکی کا رویہ ہمیشہ مصالحانہ رہا ہے۔ اور اب بھی وہ امن وصلح کا ہی متمنی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہم کسی سے ڈرتے ہیں۔ ترکی اس قسم کی گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب نہیں ہو سکتا اور کسی نے اس کی طرف رخ کرنے کی جرأت کی تو اس کے دانت کھٹے کر دیئے جائیں گے۔

تونس اور طرابلس میں اٹلی کے خلاف بغاوت

عربی اخبارات نے اس خبر کو پورے وثوق سے شائع کیا ہے۔ کہ تونس اور طرابلس میں اطالویوں کے خلاف مسلح بغاوت ہو گئی ہے۔ ۹ اپریل کو اطالوی براڈکاسٹنگ سٹیشن کے ذریعہ اہل تونس کو یہ تلقین کی گئی تھی۔ کہ وہ فرانس کے خلاف مظاہرات کریں۔ لیکن انہوں نے اس کو کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی تعمیل نہیں کی۔ وجہ یہ ہے۔ کہ البانیہ پر اٹلی کے قبضہ نے مسلمانوں کو اس سے بہت متنفر کر دیا ہے۔ اور ہر قلب اس کے خلاف نفرت اور غصہ کے جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ حتی کہ ان علاقوں میں جو اطالوی آباد ہیں۔ وہ بھی مسولینی کے خلاف ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک جلسہ کر کے اس قبضہ کی شدید مذمت کی ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ اگر فسطائیوں نے کبھی اس طرف رخ کیا۔ تو سب سے پہلے اطالوی مقیم تونس ان کے مقابل پر صف آرا ہوں گے۔

طرابلس الغرب اور لیبیا میں اطالوی قلعہ بندیوں نے بھی عربوں کے اندر شدید غصہ و نفرت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور بدوی قبائل میں بالخصوص سخت بددلی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور وہ سخت مشتعل ہیں۔ ان کی طرف سے مسلح بغاوت برپا ہو چکی ہے۔ اگرچہ اطالوی حکومت اس کی خبروں کو ملک کے اندر پہنچنے سے روکنے کی پر زور کوشش کرتی ہے۔ مگر پھر بھی تمام جگہ اس کا چرچا ہے۔ اور حکومت کے خلاف پبلک مظاہرات ہو رہے ہیں۔ الجزائر میں مقیم اطالوی سفیر نے وہاں کے اطالوی باشندوں کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ اٹلی جا کر فوج میں شریک ہوں لیکن ان کے مقامی لیڈروں نے اس تحریک کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور اٹلی جانے سے لوگوں کو روک رہے ہیں صرف شہر الجزائر میں ۳½ ہزار اطالوی آباد ہیں۔ رباط کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں فیسسٹ اصول کی تعلیم دینے کے لئے حکومت اٹلی نے ایک سکول جاری کیا تھا۔ لیکن وہاں کے باشندوں نے اس سکول کو امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔

عرب ممالک میں اطالوی جاسوس

عربی اخبارات سے یہ اطلاعات ملی ہیں۔ کہ یمن کی گورنمنٹ نے ایک ایسے گروہ کو گرفتار کیا ہے۔ جو بظاہر تجارت لیکن بباطن اٹلی کی جاسوسی کر رہا تھا۔ یہ لوگ حدیدہ سے صنعا جا رہے تھے۔ کہ گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے قبضہ سے بہت سے اہم کاغذات اور نقشے برآمد ہوئے ہیں۔ اسی طرح بیروت میں بھی ایک ایسے گروہ کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ جو حکومت اٹلی کا جاسوس تھا۔ اس گروہ میں بلدیہ بیروت کا ایک ممبر بھی شریک ہے۔ ان کے قبضہ سے بھی اہم کاغذات اور جنگی نقشے برآمد ہوئے ہیں۔ نیز ایک یونانی گرفتار ہوا ہے جو وہ بھی اطالوی جاسوس سمجھا جاتا ہے۔

قائمقام امیر جماعت احمدیہ بھیرہ

ملک محمد حسین صاحب آف بھیرہ امیر جماعت احمدیہ بھیرہ بعارضہ عرق النساء و وجع المفاصل بیمار۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہو کر زیر علاج ہیں۔ بنابریں انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست رخصت چھ ماہ ارسال کی ہے۔ اور اس میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اس عرصہ کے لئے مخدوم محمد ایوب صاحب بی۔ اے نائب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کو امیر مقرر فرمایا جائے۔ اور کہ وہ خود بھی حتی المقدور ان کی مدد کرتے رہیں گے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی رخصت منظور فرماتے ہوئے مخدوم محمد ایوب صاحب کو چھ ماہ کے لئے قائمقام امیر منظور فرمایا ہے۔ مقامی جماعت مطلع رہے۔

ناظر اعلیٰ

قابل تقلید قربانی

جناب حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ اور ان کی اہلیہ فضل بیگم صاحبہ نے اپنی جائداد کے ⅒ حصہ کی بجائے ⅓ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ دوسرے موصیوں کو بھی ان کی تقلید کرنی چاہئے۔ کیونکہ ⅒ تو کم سے کم قربانی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نعمت زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

جعلی روپے بنانے والے ملزمین کی گرفتاری

چودہری شہاب الدین صاحب (احمدی) سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ ہڑپہ ضلع منٹگمری نے موضع چک ۱۸۹/۹.۸.L میں معہ پارٹی کے اڑہائی بجے رات نمبردار موضع مذکور کے گھر پر چھاپا مارا۔ نمبردار مذکور خود اس کا بھائی اور دیگر تین آدمی سکے بنا رہے تھے۔ اور سکے بنانے کا سامان موجود تھا۔ جو کہ پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ ۳۵/۳۶ روپے جعلی جو بنے پڑے تھے برآمد ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جس وقت سب انسپکٹر صاحب نے چھاپا مارا۔ تو ان پر حملہ کرنے کی بہت کوشش کی گئی۔ پولیس نے چند ملزمین کو گرفتار کر کے حوالات میں دے دیا۔

نامہ نگار

اعلانات نکاح

(۱) ۲۳ اپریل کو شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے عبد الکریم صاحب مولوی فاضل کا نکاح امینہ بیگم بنت مرزا برکت علی صاحب گوجرانوالہ سے پانچ سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ محمد اسماعیل (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

(۲) ۱۳ اپریل کو میرے لڑکے ناصر احمد کا نکاح صغریٰ بیگم دختر مستری فیض اللہ صاحب سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ تین صد روپیہ مہر پر منشی اللہ دتا صاحب سکرٹری تبلیغ سیالکوٹ نے پڑھا۔

(۳) ۱۵ اپریل بشیر احمد ولد مولوی جلال الدین صاحب ساکن منڈھیالہ کا نکاح میری لڑکی نذیر بیگم کے ساتھ چار صد روپیہ مہر پر بمقام منڈی سکھیکی ضلع گوجرانوالہ مولوی غلام رسول صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار بابو عزیز دین سکھیکے

(۴) ۳۰ اپریل کو سید کریم بخش شاہ صاحب گیلانی ریذیڈنٹ جہاں آباد اسٹیٹ آف شاہ پور کا نکاح طیبہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر سید محمد سعید صاحب افسر شفاخانہ حیوانات مونٹ آبو کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر بمقام سہنہ خاکسار نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ عبد الحمید نئی دہلی۔